احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
3-فروری 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 2
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 29 | ہفتہ 13 رمضان -1416ھ ، 3 تبلیغ 1375ہش ، 3 - فروری 1996ء

ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کی کوشش کرو

بد صحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کا ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو، ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 5- مئی 1995ء مطابق 5 ہجرت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

آج کے مضمون سے پہلے جو صفات باری تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتا ہے بعض مختلف ممالک کی بعض خدام الاحمدیہ وغیرہ کی اجتماعی کلاسز ہیں یعنی تربیتی کلاسز وغیرہ جاری ہیں، بعض جگہ جلسے ہو رہے ہیں۔ چونکہ میں نے ایک دفعہ پہلے یہ ذکر کیا تھا کہ اب ہر مقام کی کلاس یا اجتماع سے متعلق تو میں اب مزید بیان نہیں کر سکتا کیونکہ سارا خطبہ پھر اسی پہ صرف ہو جائے گا لیکن جہاں تک توفیق ہے ممالک کا ذکر کر دیا کروں گا تاکہ احباب جماعت کے علم میں آئے کہ مختلف ممالک میں کیا تربیتی کلاس ہو رہی ہے یا اجلاس ہو رہا ہے اور ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب سے پہلے تو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی درخواست ہے کہ ان کی انتالیسویں سالانہ تربیتی کلاس جاری ہے جو سات مئی یعنی پرسوں بروز اتوار تک جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے درخواست کر دی جائے کہ سب اس کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس کلاس میں انتالیس اضلاع کی ایک سو ستر مجالس کے پانچ سو ساٹھ طلباء شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہ کر سات مئی کو اختتام پذیر ہو گا۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ کل 6 / مئی سے شروع ہو کر دو دن جاری رہے گا اور سات مئی بروز اتوار اختتام پذیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اجتماعات مبارک فرمائے۔ اللہ کی خاطر، اسی کے نام کے لئے اکٹھے ہونے والوں کو ہر لحاظ سے برکت دے اور ان کی نیتوں کو پاک رکھے اور ان تمام اجتماعات کے نیک باقی رہنے والے اثر اور نتائج ظاہر فرمائے۔

(-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (-) وہ غیب کا علم رکھتا ہے اور شہادت کا علم رکھتا ہے (-) وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ بعض دفعہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرفات ہوتے ہیں، حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے صفات باری تعالیٰ سے متعلق جو مختلف آپ کے ارشادات ہیں ان کے پیش نظر میرا آج ارادہ تھا کہ جن صفات پر خصوصیت سے روشنی ڈالی جائے ان میں ایک یہ بھی ہو۔ ابھی چند دن پہلے مجھے ربوہ سے خط ملا کہ آپ کا ایک بہت پرانا خط میں نے دیکھا ہے اس میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی وقت ملا تو عالم الغیب والشہادۃ کے مضمون پر روشنی ڈالوں گا کیونکہ اس کا انسانی زندگی سے روزمرہ کے معاملات میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو چونکہ پہلے ہی ذہن میں یہ بات تھی تو اس خط سے یہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک تقدیر کے ذریعے جاری ہوا ہے اور وقت کی ایک ضرورت پوری ہو رہی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ تائید فرماتا ہے ایک دوسرے کے ذریعے تاکہ دل میں یقین بھر جائے کہ یونہی حادثات نہیں بلکہ خدا کی تقدیر کا ایک باب کھل رہا ہے۔

"عالم الغیب والشھادۃ" کے متعلق جو کچھ باتیں میں پہلے کہہ چکا ہوں کچھ آج بیان کروں گا لیکن سب سے پہلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک عبارت پڑھ کر سناتا ہوں اور اس عبارت سے متعلق گفتگو ہو گی کہ آپ کی مراد کیا ہے کیونکہ بسا اوقات حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریرات پڑھنے سے اس کا اصل یا زیادہ گہرا مضمون سمجھ نہیں آتا۔ ایک مفہوم تو ہے جو سطح پر تیرتا ہے وہ تو ہر نظر دیکھ لیتی ہے لیکن بعض بطون ہیں نیچے اتر کر بعض چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:

"یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے اس صورت میں خدائی معرض خطر میں رہے گی"

یعنی اگر ایک کے سوا دو معبود ہوں تو کسی معبود کی خدائی کو بھی استقرار نہیں ہے اور (کلام الٰہی) نے اسی مضمون کو (-) بیان فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوں، الٰہین ہوں، دو معبود ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ آپس میں اختیار کی برتری کے لئے جنگ نہ کریں اور لازماً اس کے نتیجے میں فساد پھیل جائے گا۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ خدا کی خدائی کا اعتماد اٹھ جاتا ہے کہ پتہ نہیں رہے گی بھی کہ نہیں۔ جس خدا کی ہم پرستش کر رہے ہیں اگر کوئی اور بھی ہو تو کیا پتہ کہ کل کیا ہو گا تو اس لئے کسی معبود کی پرستش میں بھی یقین نہیں رہتا اور اطمینان اٹھ جاتا ہے۔ تو یہ وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم مطمئن رہو میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس کی تم عبادت کر رہے ہو وہی ہے، وہی تھا، وہی رہے گا، ہمیشہ اور کوئی تبدیلی اس بات میں نہیں آئے گی۔

اب یہ مضمون اگر ہم روزمرہ انسانی تعلقات کے دائرے میں سمجھیں تو اور زیادہ وضاحت سے اس کی اہمیت سمجھ آ جاتی ہے۔ ایسے ممالک جہاں آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں وہاں کی سول سروس کے لئے بڑی مصیبت ہوتی ہے آج اس کی پرستش کریں تو کل دوسرے کی کرنی پڑے گی۔ کسی کی نہ کریں اور وہ کل آ جائے طاقت میں، تو وہ اپنے انتقام لے گا۔ غرضیکہ جہاں بالا نظام میں افراتفری ہو وہاں ماتحت نظام نیچے تک افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے اور بدامنی جو ہے وہ ہر سطح پر اوپر سے چل کر آخری نچلی سطح تک ظاہر ہوتی ہے اور جگہ جگہ اس طرح آپس میں اختلاف کی دراڑیں پڑ جاتی ہیں، ساری سوسائٹی درہم برہم ہو جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہی مضمون توحید کی برکت کے تعلق میں بیان فرمایا ہے اور (صاحب ایمان) کے لئے استقامت کا بہت بڑا اس میں پیغام ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ یہی ذات ہے جو پہلے بھی معبود تھی، آج اور کل بھی رہے گی تو اس ذات سے وفا کے تقاضے خوب کھل کر ادا کئے جاسکتے ہیں۔ اپنی محبتوں کو چھپانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اپنے تعلقات کو کسی حد کے اندر رکھ کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بے دھڑک ہو کر کسی دوسرے کے خوف سے بے نیاز ہو کر اس سے جتنا چاہو محبت کے تعلق باندھو وہ تمہارے لئے فائدہ ہی ہو گا اور اس کے نتیجے میں وہ تمہارے قریب تر آئے گا اور جو بالا ذات جو مقتدر ہے وہ جتنا قریب آتی ہے اتنا ہی انسان کے اقتدار میں فرق پڑتا ہے۔

اب وہ لوگ جو بادشاہ کی مصاحبت پر فخر کرتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں جانتے وہ اگر یہ سوچیں کہ اللہ کی مصاحبت اور اس کے قرب میں ان کو کیا کچھ حاصل ہو گا تو اس سے اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور قرب کے رستے میں شرک حائل ہے۔ جہاں بھی شرک ہے وہ قرب کے رستے روکتا ہے۔ اگر ایک فرضی خدا کی عبادت کی جارہی ہے تو اصل خدا سے وہ دور پھینک دے گا۔ اگر ایک خدا کی عبادت ہے اور خطرہ ہے کہ اور بھی ہے تو تب بھی قرب کی راہ میں وہ روک بن جاتا ہے۔ پس یہ مضمون سمجھنا بہت اہم ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے طبیعت میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق کے نتیجے میں انسان کو خدا کی طرف سے اقتدار ملتا ہے اور یہ اقتدار جو ہے وہ قرب کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ جتنا کوئی بڑے آدمی کے قریب ہو اتنا ہی لوگ اس کی بات سے ڈرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ وہ اقتدار میں حصہ پاتا ہے۔ یہ حصہ پانا شرک نہیں ہے۔ اس کا تعلق اپنی ذات کو کسی اور ذات میں ڈبو دینے کے ساتھ ہے اور اپنی ذات کو کھو دینے کے ساتھ ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا اقتدار دو طرح سے دوسرے وجود میں متصور ہو سکتا ہے ایک شرک کے ذریعے جس کو (کلام اللہ رد کرتا ہے) اس کا کوئی معبود نہیں 'نہ تھا' نہ ہے' نہ ہو گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کا کوئی قسم کا بھی شریک ہو۔ لیکن تم ہو سکتے ہو کہ نہیں۔ کس حد تک؟ اگر ساری خدائی کلیتہ "اسی کے لئے ہے تو پھر ہمیں کیا۔ دوسرے کو اس میں دلچسپی کیا رہے گی کچھ بھی اس سے حصہ نہیں پاسکتا۔ تو فرمایا کہ سب کچھ حصہ پاسکتے ہو لیکن اگر اس کو واحد جان کر اس کے قریب ہو۔ پھر وہ ہر چیز جو اس کی ذات میں داخل ہے اس میں سے تمہیں حصہ ملے گا اور قرب کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ اسی لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے صفت مالک کا مظہر صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دیا کہ مالک تو خدا ہے۔ محمد رسول اللہ مالکیت کی صفت سے حصہ پاکر شریک نہیں بنے۔ کیونکہ کلیتہ "غلامی کے نتیجے میں یہ ملک عطا ہوئی ہے اور غلامی کی انتہا کے نتیجے میں ہی یہ ملک عطا ہوئی ہے۔ پس غلامی اور شرک' دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہر وہ درجہ جو کامل غلامی سے ملتا ہے اس پر شرک کا شبہ کرنا ہی حماقت ہے۔ پس اس پہلو سے ہی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ذات کو سمجھیں۔ (-)

دوسری بات ہے "عالم الغیب والشھادہ" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں (ہاں اس میں پہلے کچھ اور بھی باتیں ہیں) فرمایا:

"کہ اس کے سوا پرستش کے لائق نہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے"

یہ جو مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات جو انسان زیادہ سے زیادہ تصور کر سکتا ہے Perfection کا یعنی کامل ہونے کا۔ تمام اللہ تعالیٰ کی صفات انسانی تصور کی Perfection سے بھی اوپر ہیں' اس سمت میں مگر اس سے بھی بالا۔ اس ضمن میں جو بعض دنیا کے فلسفی صفات کاملہ پر غور کرتے ہیں ان کی جو پہنچ ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس سے اوپر کی بات کر رہے ہیں۔ جو مغرب کے فلسفیوں کا بابا آدم سمجھا جاتا ہے' ڈسکارٹ' اس نے خدا کی ہستی کی یہ ایک دلیل قائم کی وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سے مضبوط دلیل ہے کہ Imperfect جو نامکمل ہو خود وہ Perfect ذات کا تصور باندھ ہی نہیں سکتا۔ اس کو Perfect کا خیال ہی نہیں آسکتا تو اس لئے انسان جو کہ کامل نہیں ہے اس نے جو ایک کامل خدا کا تصور پیش کیا ہے یہ اس کی ذات کی پیداوار نہیں ہو سکتی یہ اوپر سے اترا ہو گا۔ لیکن جس تصور کو وہ کامل سمجھ رہا ہے وہ حقیقت میں عیسائی خدا کے تصور کے حوالے سے بات کرتا ہے یا جو خدا کا تصور بھی اس زمانے میں ڈسکارٹ کی دسترس میں تھا اسی کی بات کر رہا ہے حالانکہ وہ تصور نامکمل تھا۔ لیکن اس کو فلسفیانہ طور پر کامل سمجھتے ہوئے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ایک غیر کامل چیز' کامل تصور کو دل میں لا ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کا روزمرہ کا تجربہ اسے کہیں بھی کمال سے آشنا نہیں کرتا۔ اور جب اس کی ڈکشنری میں ہی لفظ کمال نہیں ہے کیونکہ اپنے تجربے میں اس نے کہیں کمال نہیں دیکھا تو معلوم ہوتا ہے یہ باہر سے اترا ہوا ایک مضمون ہے اور کامل ذات ہی نے اس کے دل میں پیدا کیا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو بات فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کامل کا جو تصور انسان باندھ سکتا ہے اس تصور سے بھی بالا اس مضمون میں لامتناہی طور پر جو کمال ابھرتے چلے جائیں گے وہ سب اللہ کے ہیں۔ اور اس پہلو سے "عالم الغیب والشھادۃ" کا ایک اور مضمون سمجھ آجاتا ہے جو اس کے بعد آئے گا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ وہ عالم الغیب ہے کہ وہ غیب کو جانتا ہے اس میں ایک ایسی معرفت کا نکتہ بیان فرمایا ہے جو اس سے پہلے کبھی خدا کے اسماء پر غور کرنے والے نے نہیں لکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تصور کے کمال کے سب کنارے انسانی دسترس سے باہر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ جو پہلی بات تھی اس کا دراصل اس بات سے گہرا تعلق ہے۔ کمال کا جو تصور آپ باندھتے چلے جائیں ایک مقام تک پہنچ کر وہ ٹھہرے گا اس لئے کہ انسانی سوچ کامل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان خود نامکمل ہے۔ اور خدا کی ذات اس سمت میں آگے نظروں سے غائب ہوتی ہوئی دکھائی دے گی جیسے کوئی بلند اور ارفع چیز ہے اس کو آپ دیکھیں تو کچھ دیر تک دکھائی دیتی ہے پھر وہ نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو شروع میں توحید کی تعریف میں مضمون بیان فرمایا اس کا از خود اس مضمون سے تعلق قائم ہو گیا جو آپ غیب کے حوالے سے بیان فرما رہے ہیں۔ آگے کیا ہے وہ اپنی ذات کو جو غیب میں ہے خود ہی جانتا ہے اور اس کے سوا اس غیب کا کوئی علم نہیں رکھتا۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ فرمایا:

ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشھادہ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردے میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرے ذرے پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا۔ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا (-) وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔

اس میں جو عالم الغیب والشھادہ کی گفتگو پر (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو روشنی ڈالی ہے اس سلسلے میں میں کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے اس مضمون کو کھولنے کے لئے آج رکھنا چاہتا ہوں۔ غیب سے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ عظیم نکتہ بیان (-) فرمایا کہ اپنی ذات کو (اس کی ذات کو) اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ غیب میں ہے۔ شہادہ کے متعلق یہ بات فرمائی کہ اس سے باہر اگر اس کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر چیز شاہد ہی ہے' موجود ہے' آنکھوں کے سامنے ہے اور کہیں بھی کوئی لکی چھپی بات نہیں' کوئی پردہ نہیں' کوئی اخفاء نہیں' کوئی ایسا سایہ نہیں ہے جس میں کوئی دیکھنے والا کوئی چیز دیکھ نہ سکے۔ تو خدا کے زاویئے سے دیکھا جائے تو ہر چیز شہادۃ ہے' کوئی عالم اخفاء ہے ہی نہیں۔ انسان کے زاویئے سے دیکھیں تو سب سے پہلا اخفاء خدا کی ذات کا ہے اور اس اخفاء کا بھی اس کو علم ہے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح ہو گئیں۔ لیکن جس کو انسان شہادۃ سمجھتا ہے اس میں انسان حقیقت میں عالم الشھادہ بھی نہیں ہے اور چونکہ توحید کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے اس مضمون کا یہ مطلب ہے کہ عالم الغیب تو تم سمجھ لو گے کہ وہی ہے لیکن شاید تمہیں یہ بات سمجھ نہ آئے کہ عالم الشھادۃ بھی وہی ہے' تم نہیں ہو۔ تمہیں وہم ہے کہ تم عالم الشھادۃ ہو۔ اور عالم الغیب ہی عالم الشھادۃ ہو سکتا ہے۔ یہ ایک گہرا منطقی نکتہ ہے یا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ جس کے تعلق کو آپ سمجھیں تو پھر اس بات کی حقیقت سمجھ آ جائے گی۔

"شہادۃ" دراصل سطح کے مطالعہ کو کہتے ہیں جو سامنے آجائے۔ اور ہر سطح کے پیچھے کچھ چیزیں ہوتی ہیں اسے غیب کہتے ہیں۔ اور اگر صرف سطحی مطالعہ پر بنا کی جائے تو جو نتیجہ نکلتا ہے ہو سکتا ہے اسی کے غیب میں اس کا نقیض موجود ہو یعنی جو آپ سطح پر دیکھ رہے ہیں اس نظر کو رد کرنے والی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں اس کے پیچھے مخفی ہوں۔ جو نتیجہ آپ سطحی نظر سے نکالتے ہیں ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کچھ ایسی باتیں ہوں جو آپ کے سطحی نتیجے کو غلط قرار دے رہی ہوں۔ تو عالم الحق ہونے کے لئے محض عالم الشہادۃ ہونا کافی نہیں۔ اور حقیقت میں عالم الشہادۃ ہونے کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے۔ جو عالم الغیب نہیں ہے وہ عالم الشہادۃ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عالم الغیب سے بات شروع کی ہے شہادۃ سے نہیں کی۔ حالانکہ بظاہر یہ ترتیب دکھائی دیتی ہے کہ پہلے شہادہ کی بات ہو جو پہلی منزل ہے۔ غیب کی باتیں تو بعد میں ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر آپ گہرائی میں اتر کر مضمون پر غور کریں تو یہی ترتیب درست ہے۔ کوئی دیکھنے والی آنکھ جب تک غیب کا علم نہ رکھتی ہو یا غیب کے علم کو جاننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو وہ عالم الشہادۃ بھی نہیں ہے۔ اور انسان کو نسبتی طور پر یہ مقام عطا ہوتے ہیں۔

جو آدمی صاحب فراست ہے وہ ایک شخص کی ظاہری باتوں حرکتوں سے وہ نتیجہ نہیں نکالتا جو صاحب فراست نہیں ہے۔ ایک بھولا آدمی جو کچھ کہے کہتا ہے ٹھیک ہے جی اس نے کہا میں ایسا ہوں ایسے ہی ہو گا۔ لیکن جو عالم الشہادۃ حقیقت میں ہے اس کو ضرور کچھ نہ کچھ عالم الغیب ہونا پڑتا ہے۔ وہ اس کی اداؤں سے پیچھے اس کی چھپی ہوئی باتیں پہچانتا ہے۔ اس کے چہروں کے آثار سے تو جانتا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے عالم الغیب والشہادۃ سے ایسا تعلق باندھا کہ اس سے حقیقت میں کچھ غیب کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل فرمائی لیکن یہ وہ غیب نہیں ہے جس میں خدا اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی توحید سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ غیب ہے جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں انسان کی فراست کے چمکنے سے انسان کو بھی عطا ہوتا ہے۔

تو آپ اپنے معاملات میں دیکھ لیں جس شخص کو غیب کے جاننے کی صلاحیت نہ ہو وہ کسی چیز میں حقیقت میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہر دنیا کی چیز اسے دھوکا دے سکتی ہے۔ نظر میں کوئی چیز اور آرہی ہوتی ہے حقیقت میں کوئی چیز اور ہوتی ہے۔ کسی کی عبادات کو دیکھ کر آپ اسے نیک سمجھ لیں، کسی کی قسموں پر جا کر آپ اس سے سودے کر بیٹھیں، کسی کے حلیہ، داڑھی وغیرہ دیکھ کر کہیں کہ بہت متقی پارسا ہے، یہ ساری ایسے عالم الشہادۃ کی باتیں ہیں جس کا غیب سے تعلق کٹ گیا ہے۔ اور اللہ جسے غیب کا علم عطا نہ کرے اسے غیب کا علم عطا ہو نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے عالم الغیب والشہادۃ کی حقیقت معلوم کر کے سب سے اہم چیز غیب کا معلوم کرنا ہے۔ اور غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا، محض اربع لگانے سے نہیں مل سکتا، زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔ اور عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے۔ عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی چیز کو سمجھنے کے لئے جو انسان نظری سفر اختیار کرتا ہے، نظری سے مراد سوچ اور فکر کا جو سفر اختیار کرتا ہے، اس میں ہر قدم پر تقویٰ کی روشنی چاہئے ورنہ ہر چیز غائب میں رہے گی۔ یہ تقویٰ ہے جو وہ روشنی مہیا کرتا ہے جس سے قریب کا غیب حاضر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے رات کو اندھیرے میں آپ سفر کریں کسی ایک کے پاس ٹارچ ہو اور ایک کے پاس نہ ہو۔ جو ٹارچ کے ذریعے سفر کرنے والا ہے وہ اندھیرے میں بھی بہت تیزی سے سفر طے کرتا ہے۔ سب اندھیروں کے پردے اس کی آنکھیں نہیں پھاڑ سکتیں۔ لیکن ایک حد تک اس ٹارچ کی روشنی سرایت کر جاتی ہے اندھیروں میں اور غیب کو حاضر میں تبدیل کر رہی ہوتی ہے۔ مگر جو بغیر کسی روشنی کے سفر کرتا ہے اس کے لئے اندھیروں میں دھکے کھانا اور گمراہ ہونا ہے اس کے سوا اس کا کوئی نصیب نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا مضمون شروع میں ہی اس حوالے سے باندھ کر پھر غیب کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا (۔) یہ وہ کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر بات سچی ہے۔ مگر ہدایت ان کے لئے ہے جن کے اندر تقویٰ کی روشنی ہے۔ تقویٰ کی تعریف آگے کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کا تعلق غیب سے باندھا ہے (۔) تقویٰ کی پہلی تعریف یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں تقویٰ کے بغیر غیب پر ایمان لایا ہی نہیں جا سکتا۔ جیسے ٹارچ کی روشنی کے بغیر اندھیرے میں بھی چھپی ہوئی چیزوں پر یقین نہیں آسکتا۔ وہ غیب میں رہتی ہیں۔ لیکن روشنی ان کو کہیں دھندلکے کی فضا میں، کچھ چھپی ہوئی، کچھ ظاہر فضا میں اس کو آپ پر روشن کرتی ہے اور جتنی روشنی تیز ہو گی اتنا ہی یقین بڑھتا چلا جائے گا۔ اور غیب کا مضمون تقویٰ سے اس لحاظ سے تعلق رکھتا ہے کہ (کلام الٰہی) کا مطالعہ بھی اگر آپ کریں گے، تقویٰ نہیں ہو گا تو چونکہ آپ کا نور پھیکا ہے اس لئے (کلام الٰہی) کے حقائق میں سے کچھ حقائق آپ کو ملے جلے، مشتبہ دھندلے سے دکھائی دیں گے اور ریب کا مضمون باقی رہے گا۔ جیسے رات کے وقت کا جو سفر ہے اس میں سڑک اور اس کے گرد و پیش آگے پیچھے کے جو حقائق ہیں وہ تو موجود ہیں، ان کو روشنی تبدیل تو نہیں کر سکتی، لیکن غیب میں ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور روشنی اگر زیادہ ہو گی تو ایک ریب سے باہر نکل آئیں گے اگر روشنی کم ہو گی تو دکھائی دینے کے باوجود ریب میں لپٹے رہیں گے۔ یعنی کچھ نہ کچھ شک کا اس پہ سایہ باقی رہتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ شاید پہلے بھی آپ کو یہ قصہ سنایا تھا، واقعہ ہے اور کچھ لطیفے کا رنگ بھی رکھتا ہے کہ ایک دفعہ قادیان میں پارٹیشن سے پہلے کا ذکر ہے کہ ہمارے کزن سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور مسعود مبارک شاہ صاحب (۔) ان کے ایک دوست یہ رات کو شہر سے دارالانوار کے لئے روانہ ہوئے کیونکہ یہ دارالانوار میں رہا کرتے تھے۔ پہلے بہت بارش ہوئی تھی، اتنی کہ جو جوہڑ تھے ان کے کناروں تک پانی بھر گیا تھا، سڑک کے قریباً برابر ہو گئے تھے۔ اور چاندنی پوری کھلی ہوئی نہیں تھی۔ کہیں کہیں بادل کا ٹکڑا بھی آجاتا تھا۔ تو اب انہوں نے سوچا کہ کہیں یہ نہ ہو کہ ہم سڑک سمجھ کر جوہڑ پہ پاؤں رکھ دیں کیونکہ کنارے تو برابر ہوئے ہوئے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی جوان کا دوست تھا وہ بہت چالاک مشہور تھا۔ بہت ہوشیار، تو اس نے کہا یہ تو کوئی مشکل بات نہیں ہے میں آپ کو ترکیب بتا دیتا ہوں۔ چلتے چلتے یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ترکیب اس نے یہ بتائی کہ دھندلکے میں عموماً یہ ہوا کرتا ہے کہ جس کو آپ سڑک سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ پانی ہوتا ہے اور جس کو آپ پانی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ سڑک ہوتی ہے جیسے یہ پانی لگ رہا ہے اور یہ کہہ کر وہاں قدم رکھا تو باقی کی آواز ان کی بلبلوں میں نکلی، پورا نیچے ڈوب گئے۔ تو یہ عالم غیب ہے جو روشنی کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں نظر آرہا ہے۔ اب یہ لوگ جو تقویٰ سے عاری ہیں (کلام الٰہی) یہ بھی پڑھتے ہیں مگر ان کی آنکھوں کے سامنے ایک دھند قائم رہتی ہے جس کو وہ پانی سمجھ کر قدم ڈالتے ہیں وہ سڑک نکلتا ہے جس کو سڑک سمجھ کر قدم رکھتے ہیں وہ بعض دفعہ پانی نکلتا ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے عالم الغیب والشہادہ کے مضمون کو آغاز ہی میں تقویٰ سے باندھ دیا ہے اور فرمایا کہ اگر تم عالم الغیب سے حصہ پانا چاہتے ہو کیونکہ عالم الغیب کے رستے سے گزر کر ہی علم شہادہ نصیب ہو گا۔ پہلے عالم الغیب رکھ دیا ہے اس کڑی منزل سے گزرو گے تو پھر جو شہادۃ روشن ہو گی وہ حقیقی اور بغیر شک کے ہے۔ تو پھر شہادۃ کا مضمون حاصل کر لو گے۔ (۔)

اب یہ دیکھیں (کلام الٰہی) کے مضامین کتنے مربوط ہیں اور اسماء باری تعالیٰ کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے۔ کیوں آخر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اپنی اپنی قوموں کا شاہد اور شہید بنایا اور ان سب پر حضرت محمدؐ رسول اللہ کو شہید بنا دیا۔ اس لئے کہ عالم الغیب سے جیسا تعلق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تھا ویسا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے شہادۃ کا علم بھی آپ کو سب سے زیادہ تھا۔ جو دیکھتے تھے جیسا سمجھتے تھے وہی نکلتا تھا۔ اس لئے کہ آپ کے ضمیر میں تقویٰ کی روشنی بڑی تھی۔ اور تقویٰ کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عالم الغیب سے تعلق ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں پھر ایک اور بات بھی مزید روشنی پیدا کرتی ہے وہ عالم الغیب کی طرف سے شہادۃ کے امور میں الہامی تعلیم ہے۔ یعنی جو انسان اپنے نور سے براہ راست نہیں دیکھ سکتا اس کو پھر الہام روشن کرتا ہے۔ اور یہ جو مضمون ہے الہام کا یہ حقیقت میں ہے ہی غیب سے شہادۃ میں، حالات و واقعات میں چیزوں کو تبدیل کرنے کا مضمون۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے غیب کے علم پر غلبہ نہیں دیتا۔ اب یہ دیکھیں کہ بہت ہی لطیف مضمون اور کیسے احتیاط سے لفظوں کا انتخاب ہوا ہے۔ (۔) جس کا مطلب ہے غیب کا کچھ نہ کچھ علم غیر رسول بھی حاصل کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ روشنی ہر انسان کو عطا ہوئی ہے کہ وہ غیب کے پردے پھاڑ کر کچھ اندازے لگاتا ہے۔ ایک سیاسی مبصر جب آئندہ کے حالات کے متعلق تبصرہ کرتا ہے تو یہ وہی مضمون ہے مگر اسے اظہار علی الغیب نہیں کہہ سکتے۔ وہ کہتا ہے جو سیاسی حالات ظاہر ہو رہے ہیں، جو امکانات ہیں، ان کے نتیجے میں جو احتمالات ہیں، ان پر غور کر کے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دس سال میں یہ تبدیلی واقع ہو گی۔ اب اگر وہ ذہین ہے اور تجربہ کار ہے تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہوتا ہے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کا مستقبل کے متعلق اندازہ ہمیشہ درست ثابت ہو۔ پس اگر کچھ درست ثابت ہو اور کچھ نہ ہو تو یہ ریب کا مضمون ہے، شک والی بات باقی رہتی ہے۔

مگر (۔) اللہ یہ فرماتا ہے (۔) کسی کو بھی غیب پر اظہار نہیں دیتا یعنی غلبہ عطا نہیں فرماتا مگر اپنے کسی رسول کو جس کو چاہے وہ غیب پر اظہار عطا فرما سکتا ہے یا فرما دیتا ہے۔ تو غیب سے رسالت کا تعلق ہے۔ اور بہت سے ایسے امور ہیں جو پردہ غیب سے الہام کے ذریعے پردہ شہود میں ابھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں دنیا مسلسل علمی ترقی کر رہی ہے۔ اور اگرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی کائنات میں اضافہ کچھ نہیں کر سکتی مگر خدا کی کائنات پر پہلے سے زیادہ بڑھ کر علم کے ذریعے اس پر ایک قسم کا اظہار حاصل کر لیتی ہے۔ ایک قسم کا اظہار سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی علوم میں اگرچہ روشنی بھی ہے لیکن بہت سے احتمالات باقی رہتے ہیں کہ وہ بات جس کو وہ یقین سے سمجھ رہا ہے کل غلط ثابت ہو جائے۔

چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے کہ کل تک جو بات سمجھتے تھے وہ آج غلط نکلی۔ آج جو سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے کل غلط نکلے۔ تو ایک شک کا سایہ باقی رہتا ہے۔ لیکن وہ غیب جسے اللہ اپنے رسولوں پر ظاہر فرماتا ہے وہ اظہار کا رنگ رکھتا ہے۔ یعنی اس میں کامل یقین کا مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پس کامل علم شہادت کا غیب کے علم کے بغیر ممکن نہیں اور غیب کا علم نبیوں کے سوا بھی نصیب ہوتا ہے مگر نبیوں کو الہاما" عطا ہوتا ہے اور غیر نبیوں کو اپنے نور بصیرت سے عطا ہوتا ہے۔ وہ اگر تقویٰ کے قریب تر ہے اور اس میں سچائی ہے تو پھر ایسی جستجو کرنے والے کے لئے زیادہ امکان ہے کہ وہ دن بدن غیب سے چیزوں کو دیکھ کر شاہد یعنی سامنے نظر آنے والی دنیا میں منتقل کرتا رہے۔

اس سلسلے میں سائنس نے جتنی ترقی کی ہے یہ سب غیب سے شہادۃ کی طرف کا سفر ہے اور درحقیقت اس میں بھی ایک مخفی الہام کا معنی پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو اتنی ترقی کر لی ہے' ایسے ایسے راز دریافت کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولوں کے سوا یا رسولوں میں سے جس کو چاہے اس کے سوا کسی کو غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا مگر ان مغربی قوموں کو دیکھ لو ان میں دہریے بھی ہیں' ان میں عیسائی یہودی خدا کے دشمن بھی ہیں پھر بھی ان کو اپنے اپنے دائرے میں غیب پر غلبہ عطا ہو رہا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا نہیں سمجھتی مگر حقیقت یہ ہے کہ مادی علم بھی خدا کے بعض اسماء کی تجلیات کے نتیجے میں دنیا کو عطا ہوتے ہیں اور وہ تجلیات جو ہیں وہ زمانہ نبوت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعے بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیل فرما دیتا ہے تو اس کی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے اور اس زمانے کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جتنی مزید روشنی کی ضرورت ہے' ورنہ انسان اس روشنی کے بغیر نبی تک پہنچ ہی نہ سکے' وہ روشنی اس کو ضرور عطا کی جاتی ہے۔

پس نئے نئے علوم کے انوار بھی درحقیقت الہام سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض خفی الہامات ہوتے ہیں بعض ظاہری اور جہری الہامات ہوتے ہیں۔ تو جب خدا کی تقدیر ایک زمانے کو علم عطا کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تبھی وہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں (-) پڑھ کے دیکھیں (-) صاف پتہ چل رہا ہے کہ موجودہ دور کی تمام ترقیات حضرت محمدؐ رسول اللہ کے رب کے حوالے سے ہیں۔ (-) اس قدر زمین اپنے راز اچھالے گی اور اپنے بھاری راز باہر نکال دے گی کہ تعجب سے انسان دیکھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے' یہ کیسا زمانہ آگیا ہے (-) اس دن یہ زمین خود اپنی باتیں بتائے گی۔ کیوں بتائے گی (-) اس لئے کہ اے محمدؐ تیرے رب نے اس پر وحی نازل فرمائی ہے کہ یہ باتیں نکالو اور دنیا کو بتاؤ۔

اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ محض (-) ایک دعویٰ تھا ورنہ ان لوگوں نے تو خود اپنے زور بازو سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اس بات کی سچائی' اس ثبوت کے طور پر کہ یہ دعویٰ نہیں تھا ایک عالم الغیب اور عالم الشہادۃ خدا نے تقدیر کے طور پر جاری فرمایا آنحضرت ﷺ کو اس زمانے کے ظہور سے پہلے ان رازوں کی اطلاع دے دی جو اس زمانے میں رونما ہونے تھے۔ چنانچہ (-) وہ سورتیں جو اس زمانے میں ہونے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں ان کو پڑھیں تو عقل ششدر رہ جاتی ہے کہ کیسے ممکن تھا کہ عرب کے ایک امی پر ایسے علوم ظاہر ہوں جن کو چودہ سو سال کی محنت کے بعد انسان نے کمانا تھا اور ابھی اس سے بھی آگے کے زمانے کے علوم ظاہر فرما دیئے گئے۔ یہ فرض کی باتیں نہیں' یہ خیال کے قصے نہیں' یہ محض تعلّی کے دعوے نہیں' سو فیصدی حقیقت کی باتیں ہیں جو (-) میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

پس الہام کا غیب کو شاہد میں تبدیل کرنے کے ساتھ ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب تک آسمان پر فیصلہ نہ ہو اس وقت تک زمین والے غیب کا علم حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ مگر جہاں تک اظہار علی الغیب کا تعلق ہے وہ رسولوں ہی کو عطا ہوتا ہے۔ اور اس غیب کا اس غیب سے ایک فرق ہے۔ اس غیب کے علم کا اس غیب کے علم کے ساتھ ایک فرق ہے۔ اور وہ فرق اسی مثال سے میں آپ پر ظاہر کروں گا جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔ آج سائنس دان بہت سے مخفی رازوں کو پا گئے جو زمانے کی آنکھوں سے ہزاروں لاکھوں سال سے مخفی پڑے ہوئے تھے' چھپے ہوئے تھے' لیکن کھوج لگا کر' محنت کر کے رفتہ رفتہ وہ ان میں اتر رہے ہیں اور ہر قدم جو وہ اٹھاتے ہیں وہ اس روشنی کی مدد سے اٹھاتے ہیں جو پہلے سفر نے ان کو عطا کر دی ہے اور وہ کوئی لامحدود روشنی نہیں ہے جو اپنے زمانے سے آگے نکل کر باتیں کرتی ہو۔

انسان جب اندھیرے میں چلتا ہے اگرچہ اس کے ہاتھ میں ٹارچ نہ بھی ہو تو وہ جانتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد آنکھیں کچھ نہ کچھ اندھیرے میں دیکھنے کی اہلیت حاصل کر لیتی ہیں۔ پھر وہ پچھلے سفر کے تجربے سے ایک روشنی لیتا ہے اور ہر اگلا قدم زیادہ احتیاط سے اٹھتا ہے اور زیادہ صحیح سمت میں اٹھتا ہے۔ کیونکہ اندھیرے کے تجربوں نے اس کو ٹھوکریں لگائیں اسے زخم پہنچائے کہیں وہ گرا' کہیں وہ لڑکھڑایا اور آہستہ آہستہ اس کے تجربے نے اس کو بتایا کہ یہ چیز جو یوں دکھائی دے رہی ہے یہ ایسی ہوگی۔ اس طرح اس کا غیب سے شہادت کی طرف سفر اظہار علی الغیب کہلا ہی نہیں سکتا کیونکہ بڑی محنت کے ساتھ کچھ کچھ دکھائی دینے والا سفر ہے جب وہ اجتماعی شکل اختیار کر لیتا ہے' ایک صدیوں کا علم اکٹھا ہوتا ہے تو ایک عظیم حقیقت دنیا میں ابھر آتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں ایک نئے زمانے میں داخل ہو گئے ہیں۔ (-)

وہ زمانہ جب ہر انسان محنت کر کے کچھ نہ کچھ' تھوڑا تھوڑا سفر کر کے' ایک دوسرے کو آوازیں دے کر' ایک دوسرے سے پوچھ کر رستوں کے متعلق فیصلے کرتا ہے کہ یہ رستہ بہتر ہے' یہ رستہ درست نکلا' یہ غلط ہوگا' یہ اجتماعی ایک سفر کی مثال ہے جس میں ہر شخص کے جائزے دوسرے کے لئے مددگار بن رہے ہوتے ہیں اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہی انسان ہے جس کو سائنس کی غیب کی باتوں کا علم ہو گیا اور باقی سارے محروم بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس عالم الغیب سے علم کا عطا ہونا اور معنے رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں' اس کی تقدیر کے نتیجے میں انسان کی عقلوں کو روشن کیا جانا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ الٰہی علم کو جو مخفی پڑا ہوا تھا کچھ بہتر رنگ میں سمجھ سکیں اور ان علمی خزانوں کو جو دبے پڑے تھے ان پر نظر ڈال کر ان سے استفادہ کر سکیں یہ ایک اور مضمون ہے ان دونوں میں مماثلت کوئی نہیں ہے۔

جو چودہ سو سال پہلے کی خبریں رسول اللہ ﷺ کو عطا ہو گئیں وہ کس کسب سے تعلق رکھتی ہیں' کس سائنسی تحقیق سے تعلق رکھتی ہیں' کچھ بھی نہیں' سارا زمانہ محروم تھا اور آپ کو بھی جب علم ہو رہا ہے تو ایسا علم ہو رہا ہے جس کا آپ کو ذاتی طور پر کچھ پتہ نہیں۔ اور جب بعض ایسی باتیں فرماتے ہیں علم الٰہی سے حاصل کر کے جو آپ بیان کرتے ہیں اور اس زمانے کے لوگوں کو کچھ سمجھ بھی آتی ہے بہت سی باتیں تو سمجھ آئی ہی نہیں تھیں ان کو۔ وہ سمجھتے تھے پتہ نہیں کیا باتیں ہو رہی ہیں' شاید مرنے کے بعد کچھ اس قسم کی چیزیں ہوں ہمارے علم کے مطابق تو یہ ممکن نہیں ہے۔ مثلاً یہ خیال کہ دنیا میں طاقتور لوگ اور غریب لوگ زمین و آسمان کی حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کریں گے چھلانگیں لگا کر اس سے آگے جانے کی کوشش کریں گے۔ اب کون احمق ہے جو یہ سوچ سکتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کوئی دنیا کا انسان یہ تصور کر سکتا تھا کہ انس' انسان جن کا ذکر ہے (-) جن کے متعلق تو اپنا غلط تصور پیش کر دیتے ہیں اس لئے میں اس کو چھوڑ رہا ہوں کہ معشر الانس یہ تصور بھی باندھ سکتے تھے اس وقت کہ ہم زمین و آسمان کی اقطار سے باہر نکل جائیں گے۔ ڈھائی فٹ کی چھلانگ مارتے تھے یا تین فٹ کی یا دو گز کی کر لیں اس سے اوپر تو چھلانگ لگانے والا ہی آدمی نہیں پیدا ہوا تھا اس زمانے میں۔ اب کچھ معیار بڑے ہوئے ہیں لمبی پریکٹس اور مہارتوں کے نتیجے میں۔ تو وہ جس کی چھ فٹ کی چھلانگ ہو اس کے متعلق یہ دعویٰ کر دینا کہ وہ یہ سوچے گا اور غور کرے گا اور سنجیدگی سے یہ فیصلے کر رہا ہو گا کہ میں زمین و آسمان کی اقطار سے نکل کر باہر چلا جاؤں گا۔ کوئی پاگل کا بچہ ہی ہو گا جو یہ کہے کہ انسانی سوچ کی حد کے اندر یہ بات داخل تھی۔

پس وہ علم غیب جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا جا رہا تھا اس میں کوئی شریک نہیں تھا۔ سارا زمانہ تلاش کر کے دیکھیں محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی ان علوم میں شریک نہیں تھا جو عالم الغیب کی طرف سے آپ کو عطا ہو رہے تھے۔ مگر جس زمانے میں ہم داخل ہوئے ہیں' جس کی پیش گوئی بھی آنحضرت ﷺ نے اللہ سے علم پا کر دی تھی اس میں انسان بحیثیت انسان کچھ پانے کی صلاحیت حاصل کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہاں بھی غلط فہمی دور کی جا رہی ہے کہ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود ذاتی صلاحیتیں ہیں' یہ خدا کی تقدیر نے محمدؐ رسول اللہ کے آخری غلبے کی خاطر جو انسان کی عقلوں میں جلاء بخشی تھی اور زمانے کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جو نئی نئی ایجادات کی ضرورت تھی ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا اور زمین کے خزانوں کو حکم دیا کہ گویا وہ خود نکل کر سامنے آجائیں اور اس الٰہی تقدیر کے نتیجے میں پھر سائنسوں نے ترقی کی ہے۔

اس کے کچھ شواہد ایسے بھی ملتے ہیں جن کا الہام سے کچھ تعلق دکھائی دیتا ہے یعنی انبیاء والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

الہام تو نہیں مگر الہام سے ملتی جلتی کیفیات ہیں جو دکھائی دیتی ہیں مثلاً سنگر مشین جو سلائی کی مشین ہے اس کے موجد نے بہت غور کیا اور بہت سوچا کہ میں کیسے ایسی چیز ایجاد کروں کہ ایک دھاگہ نیچے جا رہا ہو دوسرا کوئی اوپر آ رہا ہو اور وہ ٹانکے بھرتے چلے جائیں خود بخود اور پھر کھلیں نہ' پکے رہیں۔ ہر قسم کا تصور اس نے باندھا لیکن ناکام ہو کر تھک گیا۔ پھر اس کو کشفاً ایک نظارہ دکھائی دیا گیا وحشیوں سے لڑنے کا اور جس میں نیزے کا جو پھل تھا اس میں وہ آنکھ تھی جو سوئی کی آنکھ ہوتی ہے اس کے پیچھے نہیں تھی۔ اس سے پہلے جو سوئی کا تصور انسان کے علم میں تھا وہ سوئی کے نوک کے اوپر آنکھ نہیں تھی پیچھے کی طرف آنکھ تھی اور جو پیچھے آنکھ ہو اس کے ذریعے یہ خودکار مشین ایجاد ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ تو اس نے جب کشفی نظارے میں یا رؤیا میں دیکھا کہ وہ جو وحشی لڑ رہے ہیں ان کے نیزوں کے اندر آنکھ ہے تو اچانک اس کو روشنی عطا ہوئی اس نے کہا او ہو مجھے بات سمجھ آ گئی۔ اگر مشین بنانی ہے تو پھل والے حصے میں آنکھ ڈالنی پڑے گی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ جتنی بھی سوئیاں ہیں مشین کی ان کے پھل کے اندر آنکھ ہوتی ہے تو ایسے ایک واقعہ نہیں' ایسے بہت سے واقعات قطعی شہادتوں کے ساتھ سائنسی تاریخ میں محفوظ ہیں کہ بسا اوقات انسان کو یعنی ایک سائنس دان کو ایک ایسے مرحلے پر آ کر جہاں عقل نے کام چھوڑ دیا رؤیا اور کشوف نے راہ دکھائی۔

پس چونکہ خدا فیصلہ کر چکا تھا اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ جہاں عقل ٹھہر جائے وہاں انگلی پکڑ کے کہے نہیں کچھ اور آگے چلو اور (-) اللہ کی طرف سے واقعتہ "وحی کے ذریعے بعض راہنمائیاں دکھائی دیتی ہیں اور جب ان کا انسان مطالعہ کرتا ہے تو حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کا جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں کشف اور الہام کے ذریعے غیب کا علم حاصل کر لینا کیا معنے رکھتا ہے۔ یہ وہ معنے رکھتا ہے کہ دراصل محمدؐ رسول اللہ کا غیب سے تعلق ہے اور اللہ نے آپؐ کو جو غلبہ عطا کیا ہے غیب پر اس غلبے کے طور پر ان سب کو غلام بنایا گیا ہے۔ ان ساری قوموں کو اس غلبے میں مددگار بنانے کے لئے اور وہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے جو محمدؐ رسول اللہ کی ذات سے وابستہ فرمایا گیا ہے غیب سے کچھ حصہ ان کو ملا ہے اور اس کے بغیر دنیا ترقی نہیں کر سکتی۔

پس (-) مرکزی بات یہ یاد رکھیں کہ اور اسی پر میں آج خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ شہادہ' غیب سے وجود میں آتی ہے۔ شہادت سے غیب وجود میں نہیں آتا۔ ہر چیز تھی اور رہے گی مگر جب تک انسان پیدا نہیں ہوا صرف اللہ کے علم میں تھی۔ جب تک ذی شعور چیزیں پیدا نہیں ہوئیں ہر چیز پردہ غیب میں تھی۔ اللہ کی ذات بھی غیب میں تھی اور تمام موجودات جو اس کی ذات سے پیدا ہوئی تھیں وہ سب غیب میں تھیں۔ تو شہادت غیب کے بطن سے پیدا ہو رہی ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ غیب سے وجود میں آ رہا ہے اور شہادت پر غور کریں تو اس کے پیچھے اور غیب دکھائی دیتا ہے اور جب تک پس پردہ غیب کا علم نہ ہو شہادت کا یقین نہیں رہتا' وہ ریب میں چلی جاتی ہے۔ تو تقویٰ ہی کی آنکھ ہے جو اس مضمون میں آپ کی رہنما بن سکتی ہے خواہ وہ روحانی علوم کی جستجو کا سفر ہو یا مادی علوم کی جستجو کا سفر ہو اس (-) کو ہمیشہ اپنے لئے نشان راہ بنا رکھیں یہی ہے جو آپ کو منزل کی طرف لے کے جائے گی کہ (-) صرف متقیوں کو ہدایت دے گی۔ متقی کون ہیں (-) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ غیب پر ایمان لائے بغیر غیب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور ایمان لائے بغیر نہ ان کو عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے نہ عبادت کے لئے ہمت اور طاقت نصیب ہوتی ہے۔ (-) اور پھر جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ اس کا بھی غیب سے تعلق ہے کیونکہ ایک ماضی کا غیب ہے' ایک حاضر کا غیب' ایک مستقبل کا غیب۔ جو دانہ ایک انسان ایک زمیندار زمین میں ملا دیتا ہے' مٹی میں ملا دیتا ہے' اس کو غیب پر یقین ہے یا ایمان ہے تو ڈالتا ہے۔ یقین نہیں ہے مگر ایمان ضرور ہے۔ ایمان ہے کہ ہاں ان دانوں میں سے اکثر یا کچھ نہ کچھ تو ضرور اگیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ زیادہ پا لیتا ہے۔ تو جن کا غیب خدا سے تعلق ہو وہ خدا کی راہ میں بے دھڑک خرچ کرتے ہیں کیونکہ یہاں ان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور اپنے تجربے کی بناء پر وہ جانتے ہیں کہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے رزق کو اللہ تعالیٰ کم نہیں کیا کرتا' ہمیشہ بڑھاتا رہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عالم الغیب اور عالم الشہادۃ ہونے کی حیثیت سے ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے اور اپنی ذات سے ہمیں تعلق جوڑنے میں آسانیاں مہیا فرمائے۔

حضرت مولوی محمد حسین صاحب

میری یادیں

حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے فرماتے ہیں۔

وادی کشمیر کی طرف

مجھے قادیان سے حکم ملا کہ میں واپس مرکز پہنچ جاؤں۔

میں اس علاقہ میں دو سال (دعوت الی اللہ) کا کام کر کے 1933ء میں واپس قادیان پہنچ گیا۔ دفتر سے سید ولی اللہ شاہ صاحب نے یہ حکم دیا کہ آپ مع اپنی اہلیہ ثانی پونچھ چلے جائیں اور (دعوت الی اللہ) کریں۔ آخر جولائی 1933ء کو پونچھ کی طرف روانہ ہوا۔ جہلم میں ہی بارش ہو گئی تھی۔ بڑی مشکل سے دریا عبور کیا کسٹم گھٹالیاں پر ہمیں یہ کہتے ہوئے روک لیا کہ کسی پنجابی مولوی کو ریاست میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ دو سال قبل ریاست میں بڑی بغاوت ہو گئی تھی جس کے مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں مولوی نہیں ہوں میں تو مربی ہوں۔ کسٹم افسر کہنے لگا کہ مربی کسے کہتے ہیں میں نے کہا جو امن کی تعلیم دے اور بغاوت سے روکے۔ لوگوں کو نیک بننے کی تحریک کرے اور حکومت کے قوانین کی پابندی کروائے۔ بعدہٗ کہنے لگے کہ آپ یہاں تھوڑی دیر انتظار کریں۔ ہم جموں تار دے رہے ہیں۔ جواب آنے پر آپ کو بھی مطلع کر دیا جائے گا۔ میں نے کہا بہت اچھا ساتھ میری اہلیہ بھی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے کسی پردہ دار مکان اور کھانے کا انتظام آپ کر دیں کیونکہ نامعلوم جواب کب آئے۔ افسر کہنے لگا کہ ہمارے پاس ایسا کوئی فنڈ نہیں ہے۔ میں نے کہا جناب آپ بھی شہری ہیں اور شریف آدمی ہیں ذرا سوچیں کہ ہم بھی شہری ہیں۔ ہمیں نہ تو آپ آگے کی طرف ہی جانے دیتے ہیں اور نہ پیچھے واپس ہی جانے دیتے ہیں۔ اگر تو آپ ہمیں اپنی حراست میں رکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ سامان کرنا تو آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے وہ اندر گیا اور اپنے ساتھی سے مشورہ کر کے واپس آ کر کہنے لگا کہ میرے ساتھ آپ کو میرپور تھانہ کی معرفت واپس کیا جائے گا۔ میں نے کہا چلو۔ وہ تانگہ لے آئے اور ہم سب اس پر سوار ہو کر چل پڑے۔ میں نے راستہ میں افسر صاحب سے کہا کہ تانگے کا کرایہ آپ دیں گے۔ کہنے لگا یہ آپ کو دینا پڑے گا۔ یہ کہہ کر وہ اتر گیا کہ اچھا آپ چلیں میں کسی دوسرے تانگہ پر آ جاؤں گا۔ میں نے تانگے والے سے کہا کہ میں مربی ہوں اور یہ کسٹم والے شرارت کرتے ہیں۔ تم جتنی جلدی ممکن ہو ہمیں میرپور پہنچاؤ۔ سالم کرائے کے ساتھ آٹھ آنے انعام کا وعدہ بھی کر لیا۔ وہاں ہمارے فلاں پنجابی وکیل ہیں ان کے مکان پر ہمیں چھوڑ آؤ۔ انعام سن کر اس نے کسی دوسرے تانگے والے کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ وہاں مرکز کی طرف سے احمدی وکیل متعین تھے۔ انہیں میں نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ کہنے لگے کہ آپ مشکل مرحلہ تو طے کر آئے ہیں اب وہ آپ کو واپس نہیں لے جا سکتے۔

اگلے دن دو گھوڑے کرایہ پر لے کر وہاں سے چل پڑے۔ ایک گھوڑے پر سامان رکھا اور دوسرے گھوڑے پر گھر والوں کو بٹھایا اور خود ساتھ پیدل چل پڑا بیس میل کا پیدل سفر کیا۔ راستہ میں بارش ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ رات راجدھانی گاؤں میں بسر کی اور صبح بہت چوڑا نالہ ہمیں عبور کرنا تھا۔ اسے عبور کرتے وقت کنارہ کے مکینوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اوپر کی سمت سے بہت زیادہ پانی آ رہا ہے یہ پردیسی مسافر اس میں بہہ جائیں گے۔ ہم نے گھوڑوں کی رفتار تیز کرنا چاہا تو سامان والا گھوڑا پانی میں بیٹھ گیا۔ اوپر سے بڑی تیزی کے ساتھ بہت بھاری پانی کا ریلا آ رہا تھا۔ میں نے فوراً گھوڑے کو کھڑا کیا اور ابھی کنارہ پر پاؤں رکھا ہی تھا کہ پانی کا ریلا بڑے بھاری پتھروں کو بہاتے ہوئے لے کر پہنچ گیا۔ اگر ہمیں نصف منٹ کی بھی تاخیر بھی ہو جاتی تو ہم بچ نہیں سکتے تھے مگر جسے خدا تعالیٰ بچانا چاہے بھلا اسے کون مار سکتا ہے۔ ہمارے کپڑے اور سامان وغیرہ سب پانی سے تر ہو گیا۔ ہم نے قریبی دوکان کے خالی حصے میں جا کر کپڑے وغیرہ تبدیل کئے اور اسی گاؤں میں رات گزاری۔ اگلے دن پھر ناشتہ کر کے دوبارہ چل پڑے۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ کبھی کبھی دھوپ بھی نکل آتی تھی۔ کوٹلی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک "کس" ہے جسے بان کہتے ہیں وہ دریا کے قریب سے ہی عبور کرنا پڑتا تھا۔ اس میں بھی بہت پانی آیا ہوا تھا اور مسافروں کو پار کرانے کے لئے مزدور لگے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ زنانہ سواری کو گھوڑی پر بیٹھے بیٹھے ہی پار کرانا ہے۔ چار مزدور اردگرد حفاظت کے لئے ساتھ گئے اور کنارہ پر چھوڑ آئے۔ پھر سامان والے گھوڑے کو بھی پار کر آئے۔ بعدہٗ میں نے بھی اسے عبور کیا۔ شام کے وقت ہم کوٹلی میں منشی امیر عالم صاحب احمدی کے مکان پر پہنچے۔ کوٹلی میں دو دن قیام کرنے کے بعد پھر دو گھوڑے پونچھ جانے کے لئے کرایہ پر لئے اور روانہ ہو گئے۔ آسمان ابر آلود تھا۔ بڑی مشکل سے شام کے وقت بارش میں "دھناہ"

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

برائی کو ہاتھ سے روکو ایسا نہ کر سکو تو زبان سے۔ ایسا بھی نہ کرو تو اپنے دل میں اس فعل کو بُرا سمجھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کا اعلان یروشلم ناقابل تقسیم ہے

اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز نے قطعی طور پر اصرار کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ یروشلم ناقابل تقسیم ہے۔ اور یروشلم ہی اسرائیلی یہودیوں کا مستقل دارالحکومت رہے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ فلسطینی تنظیم آزادی کے ساتھ کسی بھی سمجھوتے کے تحت اسرائیل یروشلم سے دستبردار نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی تنظیم آزادی کے ساتھ بات چیت کے اگلے راؤنڈ میں یروشلم کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی جائے گی۔ اسرائیلی وزیراعظم نے کہا کہ میں دوبارہ اس بات کی قطعی طور پر یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ یروشلم ہی یہودیوں کا مستقل دارالحکومت ہے اور مستقبل میں بھی یہی دارالحکومت رہے گا۔

1967ء کی جنگ میں اسرائیل نے بیت المقدس (یروشلم) کو اردن سے چھین لیا تھا۔ جب سے اسرائیل کا اس پر قبضہ ہے۔ فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے گزشتہ روز اردن کے سربراہ شاہ حسین سے ملاقات کی اور بیت المقدس کے بارے میں بات چیت کی۔ مسٹر یاسر عرفات کا کہنا ہے کہ بیت المقدس آزاد فلسطینی ریاست کا صدر مقام ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اب آزاد فلسطینی حکومت کا قیام دور نہیں رہ گیا۔

بیت المقدس یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کا مشترکہ مقدس شہر ہے۔ اس لئے عالمی سطح پر یہ تجاویز زیر بحث آتی رہتی ہیں کہ اس شہر کو تینوں مذاہب کے ماننے والوں کی مشترکہ تحویل میں رکھا جائے۔ فلسطینی تنظیم آزادی کا یہ بھی خیال ہے کہ یروشلم کو تقسیم کر دیا جائے اور جو علاقہ فلسطینیوں کی اکثریت پر مشتمل ہے وہ فلسطین کی خود مختار ریاست کو دے دیا جائے۔ لیکن اسرائیلی وزیراعظم کا کہنا ہے کہ اس شہر کو برلن کی طرح تقسیم کرنا ممکن نہیں ہے۔

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو امن معاہدہ واشنگٹن میں صدر کلنٹن کی سرپرستی میں طے پایا تھا اس میں یہ کہا گیا تھا کہ سردست بیت المقدس کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی جائے گی۔ اور ایک عرصے کے بعد دونوں پارٹیاں اس مسئلے کو زیر بحث لائیں گی۔

بیت المقدس کا مسئلہ فلسطین اسرائیل کے درمیان سب سے زیادہ مشکل مسئلہ مانا جاتا ہے۔ اس کا کوئی معقول حل ابھی تک سامنے نہیں آسکا۔

موجودہ صورت حال بتا رہی ہے کہ اس مسئلے کا مستقبل قریب میں کوئی ٹھوس حل سامنے آنا ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بیت المقدس پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔ مگر بیت المقدس کے ایک حصے میں فلسطینی آباد ہیں۔ اگر یہ حصہ فلسطینیوں کو دے دیا جائے تو شاید پی ایل او اس سے مطمئن ہو جائے مگر قرائن بتا رہے ہیں کہ اسرائیل یہ علاقہ بھی فلسطینیوں کو دینے کو تیار نہیں ہے۔

ooo

بنگلہ دیش- ہڑتالیں

بنگلہ دیش کے دو بڑے شہروں ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں اپوزیشن عوامی لیگ کی اپیل پر آٹھ گھنٹے کی ہڑتال رہی جس سے کاروباری زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ اپوزیشن 15- فروری کو ہونے والے عام انتخابات کا بائیکاٹ کر رہی ہے۔

اپوزیشن نے کہا کہ 15- فروری کو چونکہ رمضان کا مہینہ جاری ہے اس لئے اس ماہ کے اندر الیکشن نہ کرائے جائیں۔ لیکن بنگلہ دیش کے الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ آئین کے تحت پارلیمنٹ توڑے جانے کے 90 دن کے اندر اندر انتخابات کرانے ضروری ہیں۔ لہٰذا الیکشن کی تاریخ کو آگے کرنے کا مطالبہ قابل پذیرائی نہیں ہے۔

اپوزیشن نے چٹاگانگ میں حکمران سیاسی جماعت بی این پی کے ایک جلسے پر حملہ کر دیا جس میں کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ لیکن اپوزیشن کے شدید ترین احتجاج کے باوجود بنگلہ دیش کی وزیراعظم خالدہ ضیاء اپنی بات پر قائم ہیں کہ انتخابات انہی کی نگرانی میں منعقد ہوں گے۔

ooo

تامل باغیوں کا مسئلہ

سری لنکا کے مشرقی حصے میں تامل باغی چھاپہ ماروں نے فوج کی چوکی پر حملہ کر کے 13 فوجی سپاہیوں اور ایک افسر کو ہلاک کر دیا۔ تاملوں کے ہیڈ کوارٹر جافنا پر قبضہ کرنے کے بعد تاملوں کا یہ بڑا حملہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ 200 تاملوں نے فوج کی اس چوکی پر حملہ کیا۔ حملہ کے وقت چوکی پر 50 فوجی سپاہی موجود تھے۔ جنہوں نے 5 گھنٹے تک تاملوں کا مقابلہ کیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حملے میں کس قدر تامل ہلاک ہوئے ہیں اس سے پہلے بھی سری لنکا کی فوج پر چند دن قبل تامل باغیوں نے حملہ کیا تھا اور 3 فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

چند ماہ قبل جب جافنا پر سری لنکا کی فوج نے قبضہ کیا تھا اس وقت ایک ہزار کے قریب تامل گوریلے جافنا سے بھاگ کر جنگلوں میں چھپ گئے تھے۔ اور مبصرین کا کہنا تھا کہ جافنا پر قبضے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ تاملوں کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب تاملوں نے جو حملے شروع کئے ہیں ان سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ تامل گوریلوں کی طاقت میں کمی ہو گئی ہے لیکن ابھی ان کی طاقت کے ختم ہونے کی بات کہنا حقائق سے انکار کرنا ہے۔

سری لنکا کی صدر مادام چندریکا کماری ٹنگا نے کہا ہے کہ تاملوں کا مسئلہ بات چیت کے ذریعے حل ہونا چاہئے طاقت کا استعمال اس کے لئے درست نہیں ہے۔ انہوں نے جافنا پر قبضے کے بعد تامل گوریلوں کے وجود سے انفاق کیا اور بودھوں کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا کہ پہلے تاملوں کی طاقت کو پوری قوت سے مکمل طور پر ختم کر دیا جائے اس کے بعد ان سے بات چیت شروع کی جائے۔

عرصہ قریباً 13 سال سے جاری شدہ اس خانہ جنگی میں تاملوں اور فوج کے ہزاروں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور اب بھی اس مسئلے کے سلجھنے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

ooo

ہانگ کانگ- 1997ء میں

چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے سال اپنی فوج کا ایک یونٹ ہانگ کانگ بھیجے گا۔ جو اس علاقے میں برطانوی فوج کے چلے جانے کے بعد پیدا ہونے والا خلا پر کرے گی۔ برطانیہ اور چین میں فوج کے بارے میں گھمبیر اختلافات رہے ہیں۔

اگلے سال جولائی میں چینی فوج کے اس یونٹ کے داخلے کے بعد اس جزیرے پر چین کا قبضہ ہو جائے گا اور برطانیہ اس جزیرے سے نکل جائے گا۔ چین کی فوج کے قیام سے ہانگ کانگ میں جمہوریت کو خطرہ تصور کیا جا رہا ہے۔ لیکن چینی حکام نے کہا ہے کہ آرمی کا اس جزیرے کے انتظامات میں کوئی دخل نہیں ہو گا جبکہ مبصرین کا خیال ہے کہ اس فوج کی موجودگی کے بعد اس جزیرے کے انتظامات میں فوج کا حصہ نمایاں رہے گا۔ چین نے بار بار اس تاثر کی تردید کی ہے۔ کہ فوج کا جزیرے کے انتظامات میں کوئی دخل ہو گا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ برطانوی فوج کے چلے جانے کے بعد اس چینی فوج کا کردار تبدیل بھی ہو سکے گا۔

چین نے کہا ہے کہ بہت تھوڑی سی فوج ہانگ کانگ بھیجی جا رہی ہے۔ اس سے زیادہ تو اس وقت برطانوی فوج جزیرے پر موجود ہے۔ چینی فوج کا یہ یونٹ چینی افواج کے ایک اہم حصے کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن چین کا کہنا ہے کہ اس کی فوج صرف سول انتظامیہ کے بلائے جانے پر مدد کے لئے آئے گی۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی کام نہیں ہو گا۔

برطانیہ نے ہانگ کانگ کا جزیرہ چینی حکومت سے پٹے LEASE پر حاصل کیا تھا جس کی میعاد کے خاتمے پر چین اس جزیرے کو واپس اپنی حکومت میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت ہانگ کانگ ایک زبردست صنعتی شہر ہے۔ اس کے علاوہ یہ چین اور یورپ کی تہذیب و ثقافت کا متحدہ نمائندہ ہے۔ اس جزیرے کی صنعتی حیثیت کی وجہ سے چین اس کو واپس لینا چاہتا ہے۔ چین نے وعدہ کیا ہے کہ ہانگ کانگ کو واپس لینے کے بعد اس علاقے کی جمہوریت کو برقرار رکھا جائے گا۔

بقیہ صفحہ 5

پہنچے۔ نور محمد صاحب احمدی کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں اور ان کی بیوی کہنے لگی کہ گھر میں رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے۔ پھر فتح محمد خان صاحب احمدی کے مکان پر پہنچے تو گھر میں ایک ہی جگہ پر چوپائے اور گھر والے رہ رہے تھے ہم بھی ایک چارپائی پر بیٹھ گئے۔ مکرم امیر عالم صاحب کے چھوٹے بھائی ہمارے ہمراہ تھے۔ انہوں نے وہاں کھانے کا انتظام کیا اور رات گزاری۔ اگلے دن پھر بارش میں ہی چل پڑے۔ فتح محمد صاحب نے بہت روکا کہ بارش زیادہ ہے۔ آپ نہ جائیں۔ میں نے کہا کہ جس کی بارش ہے اس کے ہم ہیں۔ ہمیں اب اجازت ہی دیں۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ بارش تھم گئی اور دھوپ نکل آئی۔ ہم مینڈری دریا پر پہنچے تو خدا تعالیٰ نے چند آدمی ہماری مدد کے لئے دے دیئے جن کی مدد سے ہم نے دریا پار کیا۔ جب ہم مدار پور کے پل سے تیتری فورٹ کے راستے پونچھ کے قریب پہنچے تو بتاڑ نالہ جو پونچھ شہر سے بالکل قریب ہے میں کافی پانی تھا جس کی وجہ سے مسافر رکے ہوئے تھے اور ہمارے جانے سے پہلے چار خچر اور ایک آدمی پانی کی رو میں بہہ چکے تھے۔ اس لئے ڈر کے مارے کوئی مسافر بھی آگے نہ بڑھتا تھا۔ قریب ہی ایک گاؤں تھا جس میں رات گزارنے کے بارے میں ہم سب ابھی مشورہ ہی کر رہے تھے کہ شہر کی طرف سے ہاتھی آیا جس کے مہاوت نے بلند آواز دی کہ مولوی صاحب کہاں ہیں۔ میں انہیں لینے آیا ہوں۔ ہم نے سامان اور گھوڑے وہیں روک دیئے اور میں خود، میری اہلیہ اور دین محمد صاحب تینوں اس پر سوار ہو کر پار چلے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ پونچھ شہر میں شیعوں کا جلسہ ہے اور ان کا مولوی لاہور سے آنے والا تھا انہیں سبز رنگ کا صافہ دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ ہمارا ہی مولوی ہے۔ انہوں نے کوشش کر کے راجہ سے ہاتھی منگوایا تھا جو ہمارے کام آیا۔ رات کو منشی دانشمند صاحب کے مکان پر ٹھہرے اور دوسرے دن ہم ہاتھی لے کر گئے اور اپنا سامان وغیرہ بھی لے کر آ گئے اور گھوڑے واپس کر دیئے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کے ساتھ بخیریت پونچھ پہنچا دیا۔

خط و کتاب کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب تحریر فرماتی ہیں۔ میری بھتیجی عزیزہ سمیہ اہلیہ اویس جنود کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے لئے ہی سب تعریفیں ہیں۔) بچی محترم جنود اللہ صاحب کی پوتی اور ودود احمد صاحب لندن کی نواسی ہے جبکہ حضرت بھائی محمود احمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی کی بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد اسماعیل نادر قریشی صاحب ان دنوں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست ہے۔

○ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پیٹ کی رسولی کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 96-2-5 کو ہونا ہے احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سلیمہ ڈار صاحبہ آف کوئٹہ کے والد محترم مورخہ 26۔ جنوری 96ء کو بقضاء الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جنازہ کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ انگوٹھیاں

○ مورخہ 96-1-15 کو لجنہ بیرکس میں دو عدد انگوٹھیاں کہیں گم ہو گئی ہیں۔ جس کسی کو ملی ہوں براہ کرم صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے دفتر میں پہنچادیں۔

آپ کا خط ملا

○ مکرم برکت اللہ ملک صاحب دار الصدر شرقی لکھتے ہیں۔

1- الفضل مورخہ 14۔ جنوری 1996ء میں قریشی محمد احمد صاحب نے اپنے مضمون "بابو اللہ داد صاحب احمدی" میں تحریر کیا ہے کہ:۔

قیام پاکستان کے بعد جماعت کا پہلا سالانہ جلسہ اپریل 1948ء میں ربوہ کے لق ودق میدان میں شامیانوں کے نیچے منعقد ہوا۔"

2- ریکارڈ درست رکھنے کے لئے عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ 27-28 دسمبر 1947ء کو جودھامل بلڈنگ لاہور کے وسیع میدان میں منعقد ہوا تھا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت یازدہم صفحہ 447)

3- 25-26 دسمبر 1948ء کو جماعت احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے حضرت امام جماعت الثانی نے دو بار خطاب فرمایا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سیزدہم صفحہ 107)

اس جلسہ میں حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ ہماری لاہور کی جماعت کا جلسہ ہے۔ یہ ہمارا مرکزی جلسہ سالانہ نہیں جلسہ سالانہ ہم اپریل۔ 1949ء میں ایسٹر کی تعطیلات میں کریں گے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت۔ جلد سیزدہم۔ صفحہ 110)۔ چنانچہ ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ 15-16-17 اپریل 1949ء میں منعقد ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد سیزدہم صفحہ 172)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30402 میں فہیم احمد ولد عبد السلام قوم راجپوت پیشہ زیر تربیت عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فہیم احمد 157۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 ظفر محمود احمد ظفر وصیت نمبر 24357 صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر2 عبد الودود قیصر 157۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور۔

مسل نمبر 30403 میں عبد الودود قیصر ولد منور احمد قیصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 157/G.T.R باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الودود قیصر 157۔ جی ٹی آر باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 مجید اللہ خان وصیت نمبر 24171 گواہ شد نمبر2 ظفر محمود احمد ظفر وصیت نمبر 24357۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات کار

(22۔جنوری تا 21۔فروری 1996ء)

○ احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات پاکستان کے وقت کے مطابق 22 جنوری تا 21 فروری 1996ء حسب ذیل ہوں گی۔

روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

اور درس حضرت امام جماعت احمدیہ سوائے جمعہ کے روزانہ ساڑھے چار بجے تا چھ بجے شام تک ہوتا ہے۔

(نظارت اشاعت)

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یا ربّ

دعا اور دوا، تدبیر ہے اور شفاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے

بے بی ٹانک	کیلشیم خون کی کمی، چڑچڑاپن، مٹی کھانے کی عادت، دیر سے چلنا یا بولنا، سوکھے کی بیماری اور دانت نکالنے کیلئے مجرب ہے	GHP-4-GR
بچوں کی عنکسار	ننھے بچوں کا ناک کا بند ہونا، زکام، کھانسی، سینے کی خرخراہٹ، بخار، متلی، قے، اپھارہ، پیٹ درد، قبض، دست اور بڑوں کیلئے بھی مفید ہے	GHP-24-FL
بواسیر	خونی ہو یا بادی، ابتدائی ہو یا پرانی، مسّے، فشر اور کانچ نکلنے کیلئے کامیاب علاج ہے معاون GHP-33-GP	GHP-32-GP
بال گرنا	بالوں کا وقت سے پہلے گرنے اور سفید ہونے کو روکتا ہے اور نشوونما بہتر کرتا ہے معاون آرنیکا ہیئر آئل اور GHP-44-GP	GHP-43-GP
نزلہ۔ زکام	نیا اور پرانا، چھینکوں کی کثرت، سائنوز، ناک سے متعلقہ جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ GHP-44-GP	GHP-54-GP
سفید موتیا (کمزوری نظر)	شوگر کی بیماری میں موتیا اترنا، کمزوری بینائی کیلئے آزمودہ ٹانک ہے معاون GHP-EYE DROPS-F (آنکھوں میں ڈالنے کیلئے)	GHP-86-GP
موٹاپا	دور کرنے کیلئے غذائی اجزاء کو چربی کی شکل میں جمع ہونے سے روکتا ہے فاضل پانی جسم سے خارج کرتا ہے معاون (ورزش اور کھانے پر کنٹرول)	GHP-113-GP
نیند (بے خوابی)	نیند کا بالکل نہ آنا، دیر سے آنا یا کم آنا، غرض بے خوابی اور نیند سے متعلقہ شکایات دور کرتا ہے۔	GHP-114-GP

پیکنگ نصف اونس قطرے یا گولیاں قیمت -/15 روپے اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند اور کھلی ادویات، مدرٹنکچر، پوٹنسی، بائیوکیمک و کتب غایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 212399

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالنّاصِر

نیو الرّحیم جیولرز

پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم کے ساتھ سنجیدہ مذاکرات چاہتے ہیں- سعودی عرب کے اخبار سعودی گزٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر الطاف حسین واپس آنا چاہیں تو ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے- لیکن سب سے پہلے انہیں اپنے خلاف مقدمات کا سامنا کرنا ہو گا- انہوں نے کہا کہ کراچی میں امن وامان کی صورت حال پہلے سے بہتر ہو گئی ہے- کراچی کے شہریوں کے تعاون سے بڑے بڑے دہشت گرد گرفتار ہو رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ثبوت موجود ہے کہ الطاف گروپ نے پڑوسی ملک میں تربیتی کیمپ قائم کر رکھا ہے- انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب تک بیت المقدس کا مسئلہ حل نہیں ہوتا اسرائیل کو تسلیم کرنا ممکن نہیں ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر استعفوں سے گریز نہیں کریں گے- بے نظیر بھٹو نے ملک کے اڑھائی سال ضائع کر دیئے ہیں- انہوں نے جو غلطیاں کیں ہیں ان کی قیمت بھی ادا کریں- تبدیلی اسی سال آئے گی- بے نظیر کے الزامات میں کوئی وزن نہیں- انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر تعصب پھیلا کر سندھ کو تقسیم کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہیں 1971ء میں مجیب کو تنہا کر کے بنگلہ دیش بنا دیا گیا- اب ایسا نہیں ہونے دیں گے-

○ گوجرانوالہ میں تاجروں کی ایک تقریب میں بھارت سے تجارت کے موضوع پر تاجروں نے ملے جلے خیالات کا اظہار کیا- بعض تاجروں نے کہا کہ ہم 65ء کی جنگ کی طرح تجارتی میدان میں بھی بھارت کو شکست دیں گے- بعض نے کہا کہ بھارت سے آزادانہ تجارت سے تخریب کاری بڑھے گی- ملکی معیشت تباہ ہو جائے گی بیروزگاری بڑھے گی- ایک تاجر نے کہا کہ ہم یہودیوں کی اشیاء استعمال کر رہے ہیں تو ہندوؤں کی بھی کر لیں گے- ایک تاجر نے کہا کہ اس سے غریبوں کو فائدہ ہو گا- ایک تاجر نے کہا کہ بھارت کی ہر چیز سمگل ہو کر ہماری مارکیٹوں میں آئی ہوئی ہے اگر اسے قانونی قرار دے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

○ اسلام آباد میں ایک سینئر امریکی سفارت کار نے اس امر کی تردید کی ہے کہ امریکہ ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان ثالثی کروا رہا ہے- انہوں نے کہا کہ سابق امریکی سفیر رابرٹ اوکلے حکومت امریکہ کی طرف سے نہیں بلکہ ایک نجی ادارے کی طرف سے آئے ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ نئے امریکی سفیر نے وزیر اعظم سے پہلے آرمی چیف سے ملاقات کر کے کوئی غلطی نہیں کی- یاد رہے کہ مبصرین ملاقات کی اس ترتیب کو پروٹوکول کے آداب کی غلطی قرار دے رہے ہیں-

○ سیکیورٹی کے مسائل کی وجہ سے پاکستان کرکٹ ٹیم کلکتہ میں ورلڈ کپ کی افتتاحی تقریب میں شریک نہیں ہو گی- صرف کپتان مینجر اور بورڈ کے عہدیدار شامل ہوں گے-

○ کلکتہ میں ورلڈ کپ کی افتتاحی تقریب ایڈن گارڈن میں منعقد ہو گی جس میں دو ہزار بھارتی عورتیں شو پیش کریں گی-

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت نے کشمیریوں پر دوبارہ حملہ کیا تو اس کا جواب دیا جائے گا- پاکستان کشیدگی میں اضافہ نہیں چاہتا بھارتی اتنے احمق ثابت نہیں ہوں گے کہ پاکستان کے خلاف مہم جوئی کریں- انہیں ہماری صلاحیت کا اندازہ ہے- بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان ابہام ختم کر دے گا- انہوں نے الزام لگایا کہ بھارت افغانستان کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے- ہم نے تو طالبان کو ایک گولی بھی نہیں دی-

○ سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو کے مصروف ترین کاروباری علاقے میں سنٹرل بینک کے سامنے آتش گیر مادے سے بھرا ہوا ایک ٹرک ٹکرانے سے سینکڑوں افراد ہلاک وزخمی ہو گئے ہیں- دھماکے سے اردگرد کی تمام عمارتوں میں آگ لگ گئی- سینکڑوں افراد پھنس کر رہ گئے- بارہ سالہ خانہ جنگی میں یہ سب سے زیادہ تباہ کن دہشت گردی قرار دی جا رہی ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اگر بھارت باز نہ آیا- تو پاکستان بھی میزائیل تیار کرے گا-

○ کنٹرول لائن پر 12 دن کے بعد پہلی بار گزشتہ ایک دن پاک بھارت افواج کے درمیان خاموشی رہی-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے دور میں پابندی کے باوجود کی گئی تقرریاں منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے- محکمہ تعلیم میں بڑے پیمانے پر قواعد وضوابط سے ہٹ کر نئی بھرتی ہوئی-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ پر قومی اسمبلی میں بات کی جائے- انہوں نے کہا کہ بھارت کے حملے پر مسٹر نواز شریف اور ایم کیو ایم کے مذمت کے بیانات پڑھ کر مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے-

○ کاموئکی کے قریب پولیس مقابلہ میں دو ڈاکو اور ایک ہیڈ کانسٹیبل ہلاک ہو گیا- تین ملزم گرفتار ہوئے جبکہ باقی ملزمان فرار ہو گئے-

○ امریکہ نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ اس نے چینی ساخت کا طیارہ شکن میزائیل نصب کر دیا ہے جس سے خلیج فارس میں جہاز رانی کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے-

○ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت 8 پیسے کم ہو گئی ہے جس سے ڈالر کی قیمت 36 روپے سے بھی بڑھ گئی ہے-

○ 5- فروری کو کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لئے اسلام آباد اور چاروں صوبوں میں کشمیریوں کی حمایت میں جلوس نکالے جائیں گے-

○ انجینئرنگ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اکرام الحق ڈار دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ان کی عمر 60 سال تھی-

○ نکاراگوا میں 300 مسلح طلباء نے پاکستان اور فلپائن کے سفیروں کو یرغمال بنا لیا- وزیر خارجہ نے طلباء سے پانچ گھنٹے مذاکرات کئے جس کے بعد دونوں سفراء کو رہائی ملی- طلباء نے یہ حملہ وزارت خارجہ پر کیا تھا- وہ تعلیم کے لئے بجٹ بڑھانے اور سرکاری یونیورسٹیوں کے لئے بجٹ کا چھ فیصد حصہ مختص کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے-

○ جماعت اسلامی نے مطالبہ کیا ہے کہ ورلڈ کپ رمضان کے بعد تک ملتوی کر دیا جائے-

○ ملتان میں ایک دن میں تین ڈاکے پڑے- ائرلائن کا دفتر لوٹ لیا گیا-

مبارک ایام میں اوقات کار
صبح 11 بجے تا شام 4 بجے
سندھ ہومیوپیتھک کلینک
کالج روڈ دارالنصر غربی ربوہ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

ٹرپل جارجٹ کے برقعے مختلف رنگوں میں
نیز ہر قسم کے جاپانی سوٹ
بازار سے انتہائی بارعایت نرخوں پر
رابطہ: اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی
نزد کوٹھی سر ظفر اللہ خان صاحب حلقہ قمر ربوہ
فون: 686

1911ء سے معروف طبیعت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اٹھرا کی کامیاب
امراض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
علامات: مردہ بچے پیدا ہونا، امید کا نقصان، حمل نہ ہونا، لڑکیوں کا زندہ نہ رہنا اور لڑکوں کا فوت ہو جانا
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634 فیکس 0431-219668

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ معہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175